



مسلمانوں کا احقر ہے کرے

مع

عالمِ دینوں کا محبوب ہے مشعل

اوی دین کا احقر ہے فیض

مصنف

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان

القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بزمِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

BazmeAlahazrat.blogspot.com



۔ بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مفر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

”مسلمانوں کا احترام کرو“

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں قادری الرضوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعمہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

برادران ملت!

عزت و احترام و بزرگی اور اکرام برائے ایمان و اسلام ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **ان الذين امنوا وعملوا الصلح اولئك هم خير البریہ** ”بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔“

معلوم ہوا کہ مومنین صالحین مخلوق میں سب سے بہتر ہیں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: **ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون** (المنفقون : ۸) ”اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں (ایمان والوں) کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔“ دیکھو اللہ عزوجل مسلمانوں کو عزت والا قرار دیا ہے، پس جس کو اللہ عزوجل عزت والا فرمائے اس کا اکرام و احترام مسلمانوں پر لازم ہے اور ضروری ہے، تو مسلمان کو حقیر سمجھنا اور برے ناموں سے پکارنا سخت منع اور شدید گناہ ہے، چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **ولا تلمزوا انفسکم ولا تنازروا** بالالقب بشئ الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات : ۱۱) ”اور آپس میں طعن نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔“ پس کسی مسلمان کو کافر، مشرک یا بدعتی کہنا تو کجا بلا دلیل شرعی فاسق کہنا بھی گناہ ہے چہ جائیکہ ایسے نام جو کفر پر دلالت کرتے ہوں مسلمان کی جانب منسوب کرنا سخت حرام ہے جیسے کسی مسلمان

کو قادیانی کہنا کافر کہنے کے مترادف ہے، اگرچہ ”قادیان“ ایک شہر کا نام ہے مگر قادیانی کہنے کی نسبت شہر سے نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی کی نسبت معروف ہے۔ چنانچہ قادیانی اس کو کہا جاتا ہے جو غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدا سمجھتا ہو اور اس کے دین کو حق جانتا ہو، اسی طرح کسی مسلمان کو ”چکڑالوی“ کہنا منکرین احادیث سے معروف ہے تو کسی کو چکڑالوی کہنے کا مطلب منکر حدیث کہنا ہے، اگرچہ ”چکڑالہ“ ایک شہر کا نام ہے تو چکڑالوی کہنے کی نسبت شہر سے نہ ہوگی بلکہ اس دین سے ہوگی جو منکرین احادیث یعنی احادیث پاک کو نہ ماننے والوں کا دین ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کو غیر مقلد یا الہمدیث کہنے سے مراد ”حدیث والا“ نہ ہوگا بلکہ تقلید آئمہ کرام کو شرک اور مقلد مسلمانوں کو مشرک سمجھنے والوں کا دین ہی مراد ہوگا، اس دین کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ملاحظہ ہو ”کشاف القلوب لاہل الذنوب“ (المعروف) ”دل کا علاج۔“

دیوبندی

بھارت ضلع سہارنپور میں ایک قصبہ کا نام دیوبند ہے مگر کسی شخص کو ”دیوبندی“ کہنے کا مطلب دیوبند کا رہنے والا نہ ہوگا، یہ نسبت زمین و دیار کی جانب نہ ہوگی بلکہ ”دارالعلوم دیوبند“ سے جس دین نے جنم لیا یا جس دین کو فروغ دیا اس دین کے ماننے والوں اور اس دین کے ناشرین کو حق جاننے والوں اور ان کو اپنا امام و مقتدا ماننے والوں کا دین ہوگا۔ مخفی نہ رہے کہ پیدا تو ہوئے پاکستان کے دیار لاہور، کراچی، پنڈی، ملتان وغیرہ میں مگر کہلاتے ہیں دیوبندی، حالانکہ ان لوگوں نے دیوبند کو دیکھا بھی نہ ہوگا، پس دین کی بنیاد پر دیوبندی کہا جاتا ہے۔

عاجزانہ التماس

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا : **و لا تنازوا بالالقباب** ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو“ تو کسی مسلمان کو ”دیوبندی“ کہنے سے پہلے اس کے دین کی تحقیق کرلو، اگر اسکے وہی عقائد ہیں جو اکابر علماء دیوبند سے منسوب و معروف ہیں اور وہ ان عقائد کو حق اور ان عقیدوں کے ناشر کو اپنا امام و مقتدا جانتا ہے وہ یقیناً دیوبندی ہے، اگر اس کے وہ عقائد نہیں ہیں تو ہرگز دیوبندی نہ کہو اگرچہ کوئی فاسق گواہی دے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **ياايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين** ○ (المحجرات : ۶) یعنی اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

چنانچہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ خود دیوبندی ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے یا کسی مسلمان کو محض خبر کی بناء پر دیوبندی ہرگز نہ کہے پہلے تحقیق کر لے۔ لہذا دیوبندی دین کے چند عقائد مذکور ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ ”آیت خاتم النبیین“ کا معنی آخری نبی نہیں، آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے چنانچہ اصل عبارت یہ ہے :

”اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو

رسول اللہ صلم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا
 بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے
 بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر
 روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت
 نہیں پھر مقام مرح میں ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین
 فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

(تذیر الناس، صفحہ : ۲-۳، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند اور ماہنامہ خالد
 دیوبند، ماہ ربیع الاول ۵۸ھ صفحہ ۱۸-۱۹)۔

پس جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے اور
 خاتم النبیین کا معنی آخری نبی جاننے والوں کو عوام کا خیال کہے، یا ایسے
 شخص کو اپنا امام و مقتدا سمجھے وہ یقیناً دیوبندی ہے چنانچہ یہی مولوی محمد قاسم
 صاحب بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں :

عقیدہ نمبر ۲

”بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا
 ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

(تذیر الناس، صفحہ ۲۳، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند اور ماہنامہ خالد
 دیوبند، جمادی الثانی ۵۸ھ صفحہ ۳۰)

دارالعلوم دیوبند کے بانی نے آیت کریمہ خاتم النبیین پر خامہ فرسائی
 کی اور فرمایا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ عوام کا خیال ہے۔

پھر فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بالفرض کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آخری نبی ہوتے تو ان کے بعد نبی کا پیدا ہونا محال ہوتا، کوئی نبی ہرگز پیدا نہ ہوگا۔

عقیدہ نمبر ۳

دیوبندی دھرم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا ایسا شرک ہے جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں چنانچہ رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیشی بالاتفاق فرماتے ہیں :

”الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

(براین قاطعہ، صفحہ ۵۱۔ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

شرک

خدا کا شریک ٹھہرانا یا کسی دوسرے کو خدا بنانے کا نام شرک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : **وَجْعَلُوا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ (الرعد : ۳۳)** ”اور وہ

مشرک اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا : قل انما امرت ان اعبد اللہ ولا اشرك به (اسرہ : ۳۱) ”(محبوب) تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں۔“ معلوم ہوا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانے کا نام شرک ہے۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا (شرک) خدا کا شریک بنانا ہے مگر یہی شرک خدا کا شریک بنانا اور ساتھی ٹھہرانا شیطان اور ملک الموت کے لئے نص سے ثابت ہے، گویا دیوبندی نص کے مطابق خدا، شیطان اور ملک الموت تین خدا ثابت ہو گئے۔

عقیدہ نمبر ۴

دیوبندی دھرم میں خدا کا جھوٹ ممکن ہے۔ چنانچہ رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبٹھی بالاتفاق فرماتے ہیں :

”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدامت میں اختلاف ہوا ہے۔“

(برہین قاطعہ، صفحہ ۲۔ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

دیوبندی مذہب میں خدا کا جھوٹ تو ممکن ہے، مگر رشید احمد گنگوہی کی زبان سے جھوٹ تو کجاعت بات بھی نہیں نکلتی، مولوی عاشق الہی میرٹھی رقم طراز ہیں :

”آپ (رشید احمد گنگوہی) نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغیہ

الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے، سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔“

(تذکرہ الرشید، جلد دوم، صفحہ ۱۷)

واضح ہو کہ رشید احمد گنگوہی نے یہ کلمات کہ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں..... اس زمانے میں ہدایت و نجات میرے اتباع پر موقوف ہے، کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ فرمائے یعنی یہ پیغام دنیا کو پہنچا دو تاکہ لوگ جان لیں کہ اب نہ قرآن کی ضرورت نہ حدیث کی حاجت، جس انسان کو ہدایت و نجات مطلوب ہو، وہ رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرے۔

عقیدہ نمبر ۵

مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں :

”لفظ رحمت اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نہیں۔“

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ ۹۶)

دیکھو! قرآن کریم نے تو فرمایا کہ رحمت اللعالمین صفت خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے مخلوق میں کوئی دوسرا رحمت

اللعالمین نہیں ہے (کما قال تعالیٰ) وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ○
 ”اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔“ پس اس
 زمانے میں جو بھی ہدایت و نجات کا طالب ہو وہ رشید احمد گنگوہی کی اتباع
 کرے۔

علمائے دیوبند کے مراتب عالیہ

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی کے متعلق مولوی
 حسین احمد صاحب صدر مدرسین دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں :

”حضرت مولانا ٹمس الاسلام والمسلمین، حجت اللہ علی
 العلمین، مرکز دائرہ التحقیق والتدقیق، قطب افلاک
 الحکم و اسرار التشویع والتغلیق مولانا محمد قاسم
 النانوتوی۔“

(الشہاب الثاقب، صفحہ ۷۲، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق مولوی حسین احمد صدر المدرسین
 دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں :

”حضرت مولانا ٹمس العلماء العلمین و بدرالفضلاء
 اکالمین ابو حنیفۃ الزمان، جنید الدوران، امام ربانی و
 محبوب سبحانی جناب مولوی حافظ حاجی رشید احمد صاحب
 گنگوہی۔“

(الشہاب ثاقب، صفحہ ۸۰ کتب خانہ رحیمید، دیوبند)

اور مولوی عاشق الہی میرٹھی فرماتے ہیں :

”قطب عالم، قدوة العلماء، غوث الاعظم، اسوة الفقهاء،
جامع الفضائل والفواضل العلیہ، مستجمع الصفات
والخصائل البہیمة السنیة، حامی دین مبین، مجدد زمان،
وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد و لم یولد شیخ المشائخ
مولانا الحافظ المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی۔“
(تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ ۲)

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس صاحب فرماتے ہیں :

”حضرت (رشید احمد) گنگوہی اس دور کے قطب الارشاد
اور مجدد تھے۔“
(ملفوظات محمد الیاس، صفحہ ۱۲۳)

مولوی محمود حسن صاحب شیخ السند دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کے
متعلق فرماتے ہیں۔

خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ محمود حسن، صفحہ ۹، کتب خانہ رحیمید، دیوبند)

یعنی رشید احمد کا مربی (رب) خدا تھا اور رشید احمد مخلوق کے مربی (رب) ہیں، مربی رب کا معنی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی الحمد للہ وب العلمین کا ترجمہ کرتے ہیں ”سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے“۔ (ترجمہ اشرف علی تھانوی) تو مربی خلافت، رب العالمین کے معنی میں ہے۔

نیز محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ، صفحہ ۲۳)

یعنی اے ابن مریم تم نے تو مردوں کو ہی زندہ کیا ہے کہ اور رشید احمد نے مردوں کو بھی زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق عاشق الہی میرٹھی فرماتے ہیں :

”واللہ العظیم مولانا (اشرف علی) تھانوی کے پاؤں دھو کر
پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔“

(تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ ۱۱۳)

مولوی عاشق الہی صاحب، عظمت والے خدا کی قسم کے ساتھ کہتے ہیں کہ اشرف علی تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات آخرت کا سبب ہے اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق امام الوہابیہ یہ کہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ہر عوامی جو تھانوی کے پاؤں دھو کر پی لے وہ آخرت میں نجات پائے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہیں تو کچھ نہیں ہوگا!

دیوبندی دین میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درجہ

دیوبندیوں کے مسلم امام و مقتدا مولوی اسماعیل صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

(تقویت الایمان، صفحہ ۸۲، مکتبہ الاسلام، دکن پورہ لاہور)

نیز یہی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“

(تقویت الایمان، صفحہ ۶۱، مکتبہ الاسلام، دکن پورہ لاہور)

غور طلب یہ امر ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی مردوں کو زندہ کریں اور زندوں کو مرنے نہ دیں اور مخلوق (خلائق) کی ربوبیت فرمائیں۔ اشرف علی تھانوی کے پاؤں کا دھون نجات اخروی کا سبب ہو جائے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ ان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا :

نیز دیوبندیوں کے مسلم امام مولوی اسماعیل صاحب فرماتے ہیں :

”اولیاء و انبیاء امام و امام زادے، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے

عاجز اور ہمارے بھائی۔“

(تقویت الایمان، صفحہ ۸۵ مکتبۃ الاسلام، دکن پورہ لاہور)

اور فرماتے ہیں :

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان

معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔“

(تقویت الایمان، صفحہ ۹۰ مکتبۃ السلام، دکن پورہ لاہور)

دیوبندی دھرم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ مقام ہے کہ ان کو کچھ اختیار نہیں، ان کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، عاجز بندے ہمارے بھائی، ان کا مرتبہ ایسا ہے جیسے قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار مگر علماء دیوبند شمس الاسلام والمسلمین، حجتہ اللہ علی العلمین، مرکز دائرہ التحقیق والتدقیق، قطب افلاک الحکم اور شمس العلماء العالمین، بدر الفضلاء اکالمین، امام ربانی، محبوب سبحانی، قطب عالم، غوث الاعظم و قطب الارشاد وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین بغور اور بار بار مطالعہ فرما کر موازنہ فرمائیں کہ دیوبندی دین میں کس کو عظمت و بزرگی حاصل ہے۔

کتاب ”تقویت الایمان“ کی عظمت

دیوبندیوں کے امام ربانی و غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں:

”تقویت الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و

بدعت میں لاجواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب

اللہ اور احادیث سے ہیں، اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ ۴۱)

تقویت الایمان، جس کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے جس کے چند حوالے مذکور ہوئے، ان کے احکام سے روگردانی عین اسلام سے روگردانی ہوگی۔ رشید احمد کا یہ فرمانا کہ استدلال تقویت الایمان بالکل کتاب اللہ سے ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ تقویت الایمان کتنی ہے :

”اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چہار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“

(تقویت الایمان، صفحہ ۲۷، مکتبۃ الاسلام، دکن پورہ لاہور)

سوال پیدا ہوتا ہے کیا چہار مخلوق میں شامل ہے یا نہیں؟ پھر ہر مخلوق بڑا ہو، انبیاء و مرسلین و ملائکہ و ملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی شان کے آگے (معاذ اللہ) چہار سے زیادہ ذلیل گویا چہار اتنا ذلیل نہیں اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے : وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (المنفقون : ۸) ”اور عزت تو اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔“ اللہ عزوجل جن کو عزت والا فرمائے، تقویت الایمان ان کو چہار سے زیادہ (معاذ اللہ) ذلیل بتائے۔

”تقویت الایمان“ کو جاننے کے لئے ہماری کتاب ”تقویت الایمان بمقابلہ عظمت قرآن“ کا مطالعہ فرمائیں۔ ہم نے دیوبندی دین کے چند عقائد بطور نمونہ مٹے از خروارے نقل کئے۔ مزید معلومات کیلئے ہماری کتب ”خیر الہدی للفتح الطغی“ المعروف (دامن کو ذرا دیکھ) اور ”مصباح الفلام علی رد اعداء الاسلام“ المعروف (اہلسنت دیوبند کا عرفان) اور ”صراط الصالحین علی رد کید الشیاطین“ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو دشمنان دین سے بچائیں۔

تنبیہ جلیل

عزیزان ملت! مذکورہ بالا عقائد کی روشنی میں تحقیق فرمائیں کہ جن لوگوں کے ایسے ہی عقیدے ہیں یا ایسے عقیدے والوں کو وہ اپنا مقتدا اور امام جانتے ہیں وہ یقیناً ”دیوبندی“ ہیں اور جو ان مذکورہ عقائد کو کفر سمجھتے ہیں اور برا جانتے ہیں اور قائل کو کافر مانتے ہیں وہ بلا شک و شبہ مسلمان اہلسنت (بریلوی) ہیں، اس کو ہرگز دیوبندی نہ کہیں کہ دیوبندی کہنا کافر کہنے کے مترادف ہے۔

اللہ عزوجل اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے، آمین۔ آمین۔ وینا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سینا و مولینا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم

سنگ پار گاہ رضا ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

مجھے بتلائے صاحب کہ یہ کیسی ہوشمندی ہے
کہ تو بندہ تھا خدا کا اب دیوبندی ہے

علمائے دیوبند کا محبوب مشغلہ

اور

دین کا اہم فریضہ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

برادران اسلام ! علماء دیوبند کی تحریروں میں حضور پر نور شافع یوم
النشور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اور علمائے دیوبند کے
مناصب علیا اور مراتب عالیہ ملاحظہ فرمائیں اور میزان ایمان میں رکھ کر
فیصلہ فرمائیں کہ دیوبندی مذہب میں عزت و کرامت کا حامل کون ہے۔
تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا محدث سہارنپوری فرماتے ہیں:
حضرت حذیفہؓ حضرت سلمان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ
میری ان احادیث کی تصدیق کیوں نہیں کرتے جو خود آپ نے بھی حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں حضرت سلمان نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرما
دیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا
اظہار فرما دیتے تھے۔ تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ
جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں
کے دل میں ناراضگی (عداوت) پیدا ہو اور آپس میں اختلاف ہو۔

(تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات)

صفحہ ۶۸-۶۹

مفتی احمد ممتاز دیوبندی، اجماع صحابہ کے عنوان سے لکھتے ہیں :
اجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ قالوا اتکتب کل شیء ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بشر تکلم فی الغضب والرضی (ابوداؤد کتاب العلم
ص ۷۷ ج ۲) ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کی ہر بات لکھتے تھے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات تحریر نہ فرمائیں کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کبھی غصہ میں کلام فرماتے ہیں اور کبھی خوشی میں کلام فرماتے ہیں۔ (پانچ مسائل، صفحہ ۱۸-۱۹)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ دیوبندی مذہب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات لائق اعتماد نہیں وہ ناراضگی اور غصہ کی حالت میں کسی کو کچھ کہہ دیتے اور مسرت و خوشی میں کسی کو کچھ فرمادیتے جس سے لوگوں کے دلوں میں ناراضگی (عداوت) پیدا ہوتی ہے اور آپس میں اختلاف یعنی جھگڑا اور فساد پیدا ہوتا چنانچہ دیوبندی مذہب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات صحیح اور سچی نہیں ہوتی بلکہ اختلاف اور فساد کا سبب ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات نہ لکھنی چاہئے۔

ابو داؤد شریف کی حدیث یہ ہے : حدثنا مسدد و ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ناہی عن عبد اللہ بن الاخنس عن الولید بن عبد اللہ عن یوسف بن ماہک عن عبد اللہ بن عمر و قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اريد حفظه فنهتني قریش و قالوا اتکتب کل شیء و تسمه و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر يتکلم فی الغضب و انرضا فاسکت عن الکتابۃ فذکرت ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خا و ما با صبعه الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منه الا حق۔ یعنی مسدد اور ابو بکر بن شیبہ یحییٰ عبید اللہ بن اخنس ولید بن عبد اللہ عن یوسف بن ماہک عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں جو

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اس کو لکھ لیتا اپنے یا د کرنے کے لئے پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں باتیں کرتے ہیں غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے، نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی (حق)۔“

(ابوداؤد شریف صفحہ ۱۱۶-۱۱۷ باب ۹۴ کتابتہ العلم، ترجمہ مولوی وحید الزماں صاحب ناشر اسلامی اکادمی اردو بازار، لاہور)

مولوی وحید الزماں صاحب باوجود یہ کہ دہائی ہیں وہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض قریش کے لوگوں نے کیا تھا جسکو مفتی احمد ممتاز نے اجماع صحابہ قرار دیا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقسم فرما رہے ہیں کہ نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر حق۔ لیکن دیوبندیوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم پر بھی اعتبار نہیں اور آپ کی احادیث کو ناراضگی اور فساد کا سبب بتاتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے لکھنے سے منع اور اپنی طرح بشر کہنے والے جھوٹے ہیں اور دیوبندیوں کے صحابی اور ساتھی ہیں دیوبندیوں کے نزدیک ان کی بات اجماع صحابہ کہلاتی ہے پس ظاہر ہو گیا کہ دیوبندیوں کا ایمان ان پر ہے جن کی وہ تصدیق کرتے ہیں اور ہمارا ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہے ہم ان کے فرمان کی تصدیق کرتے ہیں

جانو۔ تم کس کھاتے میں ہو۔

ہفتم :

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نبی ہیں اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول اور اس کے خلیل بھی ہیں ان کے علم کی انتہا قیاس انسانی سے باہر، ان پر تم لاعلمی اور جہالت کا بہتان لگاتے ہو!

ہشتم :

مفتی احمد ممتاز، ہر شرابی و کبابی کو وحی غیر مقلو اگرچہ منامی ہو کا حامل اور اہل ثابت کر رہا ہے کہ اللہ عزوجل وحی خواہ مقلو ہو یا غیر مقلو جیسے خواب میں وہ نبی کے لئے ہی خاص ہے۔ مفتی احمد ممتاز نے ہر شرابی اور کبابی کے لئے وحی غیر مقلو (منامی) کو ثابت مان کر سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل لا کر کھڑا کیا اور ان کی جانب سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور طعن چیلنج کیا کہ اے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم ایک بیٹا لے کر چلے ہم سب بیٹوں کو لے کر چلیں گے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر شرابی کو فوقیت اور فضیلت دی۔

نہم :

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے : کذلک نری ابراہیم ملکوت السموت والارض۔ ”اسی طرح ہم دکھا رہے ہیں ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔“

مفتی احمد ممتاز اپنی اندھی عقل اور مفلوج فہم کے میزان میں یہ

اور ان لوگوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

علماء دیوبند تمام جہاں میں ممتاز ہیں

تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد ذکیا محدث سہارنپوری فرماتے ہیں : ”حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) سے افاضات یومیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں جو مقربین بصیغہ اسم مفعول ہوتے ہیں ان میں ایک دو مقربین بصیغہ اسم فاعل ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دوسرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا اور جس سے چاہا راضی کر دیا بحمدہ اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب تو کسی کی شکایت سنتے ہی نہ تھے جہاں کسی نے شکایت شروع کی فوراً منع فرما دیا کرتے تھے کہ خاموش رہو میں سننا نہیں چاہتا اس کے بعد کسی کی ہمت ہی شکایت کی نہ ہوتی تھی اور حضرت حاجی صاحب سب سن کر فرمادیتے کہ تم نے جو کچھ بیان کیا اور فلاں شخص کی شکایت کی سب غلط ہیں میں جانتا ہوں اس شخص کو وہ ایسا نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت (رشید احمد) گنگوہی کا اس بارے میں کیا عمل تھا فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ آپ سے لوگ دوسروں کی شکایت بیان کرتے ہیں آپ پر کوئی اثر ہوتا ہے فرمایا کہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ دونوں میں رنجش ہے مگر سن لیتے تھے سب۔“ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور اس کے مفصل جوابات، صفحہ ۶۹)

معلوم ہوا کہ نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیکر تمام مشائخ

تک اسی عیب میں گرفتار ہیں کہ لوگوں کی جھوٹی سچی باتوں میں آکر کسی سے ناراض اور کسی سے خوش ہو جایا کرتے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق تبلیغی جماعت کے امیر محمد ذکریا کا یہ فرمانا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرما دیتے تھے اور بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرما دیتے تھے جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دل میں ناراضگی یعنی رنجش پیدا ہو جاتی ہے اور آپس میں اختلاف (فساد) ہو جاتا۔ معلوم ہوا کہ نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیکر مشائخ کرام تک سب خاطی اور فسادی تھے۔ مگر علمائے دیوبند ہر عیب سے صاف و پاک تھے بلکہ حق و ہدایت کا منبع تھے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الہی، مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں :

”آپ (رشید احمد گنگوہی) نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد دوم، صفحہ ۱۷)

رشید احمد گنگوہی یہ نہیں فرماتے کہ قرآن کریم سنا تا ہوں یا حدیث شریف بتاتا ہوں بلکہ یہ فرما رہے ہیں کہ حق وہی ہے جو رشید احمد گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے اور قسم سے فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔ اب نہ قرآن کریم کی ضرورت اور حدیث پاک کی حاجت، ہدایت و نجات صرف میرے اتباع پر موقوف ہے پھر

ایک مرتبہ نہ فرمایا بلکہ کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ فرمایا کہ دنیا کو بتا دو، زمانہ میں یہ پیغام پہنچا دو کہ رشید احمد گنگوہی کی زبان سے جو بھی نکلتا ہے وہی حق ہوتا ہے اور ہدایت و نجات صرف رشید احمد کے اتباع پر موقوف ہے۔

کسی دیوبندی وہابی تبلیغی وغیرہ نے مدت مدید گزر جانے کے باوجود اب تک نہ تو کوئی اعتراض کیا اور نہ کوئی فتویٰ تحریر کیا معلوم ہوا کہ اس امر میں سارے وہابی مقلد و غیر مقلد دیوبندی تبلیغی وغیرہ سب کا یہی ایمان ہے البتہ اگر اعتراض و انکار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے ہے اگرچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقسم فرمائیں کہ نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر حق۔ لیکن دیوبندیوں کو اعتبار نہیں بلکہ مسلسل انکار ہے اور اعتراض ہے اور برابر تکذیب پر تلے ہوئے ہیں۔ غور طلب تو یہ امر ہے کہ قبل اعلان نبوت کفار و مشرکین بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت، امانت، دیانت اور عدالت پر یقین کامل رکھتے تھے اگرچہ بعد اعلان نبوت بر بنائے بغض اعلان نبوت دشمن ہو گئے مگر یہ دیوبندی اقرار نبوت و رسالت اور اللہ واحد قہار کی شہادت جیسا کہ فرماتا ہے۔ وما یبطق عن الہوی۔ ان ہوا الا وحی بوہی ”اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے۔“ اس کے باوجود بھی ان کے ارشاد پاک پر اعتبار نہیں کرتے بلکہ خاٹی اور فسادی ثابت کرتے ہیں اور نقل حدیث پاک سے منع فرماتے، بہتان صحابہ کرام کے ذمہ لگاتے ہیں۔

مسئلہ علم غیب :

قطب عالم دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں:

”حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔۔۔۔۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ ۹۶)

دوسری جگہ فرماتے ہیں : ”جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونی کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک ہے اور شرک اسی کو کہتے ہیں جو کسی مخلوق کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کسی وصف ذاتی مثل علم کے اور قدرت کے یا عبادت کے شریک کرے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ کامل، صفحہ ۷۳)

نیز مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبمٹھی بالاتفاق فرماتے ہیں کہ : ”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ ۵۱، کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

تنبیہ جلیل

حالانکہ شیخ محقق عبدالحق صاحب محدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس روایت کو بے اصل فرماتے ہیں کہ: اصل نہ ندارد۔ مگر دیوبندی دین کا طرہ امتیاز کذب و افترا ہے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہی مدار دین ہے چنانچہ ان کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

علم غیب کی تعریف

تمام وہابیوں اور دیوبندیوں کے مقتدا اور امام مولوی محمد اسماعیل صاحب دیوبند فرماتے ہیں۔ ”علم غیب اللہ ہی کو ہے سو اسی طرح غیب کا

دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“ (تقویت الایمان، صفحہ ۳۴، مکتبۃ الاسلام، دکن پورہ لاہور)

حاصل کلام یہ ہے کہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے دریافت کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی غیر کے لیے یہ ثابت کرنا شرک ہے کہ علم غیب اللہ کا وصف ذاتی ہے جو مخلوق کے لیے ثابت کرنا شرک مگر مشائخ دیوبند اس وصف ذاتی میں شریک اور حصہ دار ہیں چنانچہ مولوی عاشق الہی میرٹھی فرماتے ہیں۔ ”جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ (رشید احمد گنگوہی) کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں۔ یہ سن کر سائیں توکل شاہ نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر منہ اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد دوم، صفحہ ۳۲۲)

ملاحظہ ہو

○ امکان کذب باری کی تصدیق اور تصویب کے لئے علم غیب جو اللہ کا وصف ذاتی ہے سائیں توکل شاہ کے لئے ثابت کیا۔ ○ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور علم غیب ثابت کرنا شرک صریح ہے۔ ○ عرش تو زمین پر نہیں بلکہ خاص عالم غیب میں ہے اور سائیں توکل شاہ عرش کے آگے رشید احمد گنگوہی کا قلم چلتا ہوا

دیکھ رہے ہیں۔ ○ غیب کی تعریف یہ ہے کہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ یہ تعریف علم نفس حکایت مذکورہ پر سائنس توکل شاہ پر صادق آتی ہے۔ ○ جب مسئلہ امکان کذب باری پر رشید احمد گنگوہی کی تکفیر کا معاملہ درپیش ہوا تو غیب کے دریافت کرنے کی حاجت پیش آئی۔ سائنس توکل شاہ نے گردن جھکالی اور عرش اور عرش کے پرے یعنی آگے رشید احمد کا قلم چلتا ہوا دیکھ لیا گویا سائنس توکل شاہ کو یہ اختیار ثابت کہ جب چاہا غیب کو دریافت کر لیا۔ ○ حکایت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی امکان کذب باری کے قائل ہیں یعنی خدا کے جھوٹ کو ممکن جانتے ہیں۔ ○ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا شرک صریح ہے مگر دیوبندی مشائخ جیسے سائنس توکل شاہ صاحب کو عرش اور ماورائے عرش جو کہ حقیقتاً عالم غیب سے ہے ان کے لئے وہ غیب خاص ثابت ہے۔

نوٹ :

دنیا اور دائرہ دنیا کا علم علوم شہادت سے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم یعنی پس دیوار کا بھی علم نہیں اور توکل شاہ عرش اور بالائے عرش بھی دیکھ رہے ہیں موازنہ فرمائیے کہ دونوں میں کس کو فضیلت و کمال زیادہ حاصل ہے۔۔۔۔!

دیوبندی دین میں اللہ عزوجل اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قدر و منزلت :

اسی مسئلہ علم غیب کو حیلہ بنا کر دیوبندی دھرم کا مفتی احمد ممتاز لکھتا ہے: ”اور اگر (ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) علم تھا کہ (حضرت اسماعیل علیہ السلام کا) گلہ نہیں کئے گا بلکہ اوپر سے دنبہ آکر ذبح ہوگا تو اس صورت میں علم غیب کے مسئلہ پر تو کوئی اثر نہیں پڑا البتہ یہ عظیم الشان قربانی کا واقعہ مٹی میں مل گیا اس لئے کہ اگر اس طرح کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان شرابی کبابی کو بھی پتہ چل جائے کہ نام بھی ہو جائے گا اور بیٹا بھی ذبح نہیں ہوگا اور مفت میں دنبہ بھی آجائے گا تو وہ بھی تیار ہو جائے گا بلکہ ابراہیم ایک بیٹا لے کر چلے ہم تمام بیٹوں کو لے کر چلیں گے بہر حال اس صورت میں یہ واقعہ ایک فراڈ اور اللہ اور خلیل اللہ کے درمیان ملی بھگت اور عوام کو دھوکہ دہی کی ایک صورت بن جائے گی۔“ (پانچ مسائل، صفحہ ۵۱)

مسلمانو !

دیوبندی دھرم کے مفتی احمد ممتاز کی دریدہ دہنی ملاحظہ ہو کہ کس پیرائے میں علم غیب کو بہانہ بنا کر اللہ واحد قہار اور سیدنا ابراہیم خلیل جبار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی اور دشنام طرازی کر رہا ہے۔ کیا کسی ہندو، آریہ، سکھ، عیسائی، یہودی یا مجوسی نے بھی ایسی جرأت اور بے باکی کی ہے ہرگز ایسی کوئی مثال نہ ملے گی غور طلب یہ امر ہے :

اول :

یہ سوال کس جانب سے آیا اور کس نے یہ مسئلہ اٹھایا۔

دوم :

جب کسی نے سوال ہی نہ کیا تو جواب کس کو دیا جا رہا ہے اور نشانہ کس کو بنایا گیا۔

سوم :

اس واقعہ سے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لاعلمی اور جہالت کا ثبوت کیا ہے۔ دلیل جہالت میں کوئی آیت قرآنی پیش کی جاتی تو لائق تسلیم ہوتی۔

چہارم :

اپنے اوہام باطلہ اور قیاس فاسدہ سے ایک مفروضہ وضع کر کے اللہ واحد قہار اور ابراہیم خلیل جبار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں خوب دشنام طرازی کی۔

پنجم :

نبی اور غیر نبی بلکہ نبوت و ولایت کا فرق اور ان کے علوم کا احاطہ مافوق الادراک ہے۔ شرابی کبابی تو کجا کسی مسلمان صالح کو بھی ان کے علوم کی انتہا معلوم نہیں۔

ششم :

اللہ عزوجل نے اپنے نبی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم الاسماء عطاء فرمایا پھر فرشتوں سے اس بارے میں پوچھا تو سب نے لاعلم لانا الا ما علمتنا ہی عرض کیا کہ ہم نہیں جانتے مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا۔ مفتی ان میں وہ تمہارا بڑا استاذ ابلیس بھی موجود تھا جب وہ نہیں جانتا تو تم کیا

ارشاد باری تعالیٰ کو وزن کر کے بتلائے کہ کیا دکھلایا اور کیا دکھلانے کے بعد باقی رہا گویا جو علم دیا گیا اور جو مملکت دکھلائی گئی اس کا شمار کر کے بتائے اور ثابت کرے کہ فلاں کا علم نہ تھا۔

دہم :

ہمارا ایمان قرآن پر ہے، اپنی عقل پر نہیں کہ جو سمجھ میں آئے اس کو مان لیں اور جو سمجھ میں نہ آئے اس کا انکار کر دیں۔ پس اللہ جلیل اور ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ وہی جائیں۔ جس نے جو بھی علم و عرفان عطا فرمایا اور جس کو عطا فرمایا وہی خوب جانتے ہیں ہم تو تصدیق کرتے اور ایمان لاتے ہیں۔

یا زوہم :

مفتی احمد ممتاز نے جس قیاس فاسدہ پر جو مفروضہ وضع کیا اور آج سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پر کلام کیا تو کل یہی مفتی احمد ممتاز یا اس کا بڑا استاذ اللہ عزوجل کے علم کا انکار کریگا اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ پیش کرے گا کہ : **وَإِذَا بَتُلُوا إِبرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فَلَا تَمْنُنْ**۔ ”اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے یہ پوری کر دکھائی۔“ تو مفتی احمد ممتاز یا اس کا بڑا استاذ کہے گا کہ آزمایا تو اس کو جاتا ہے۔ جس کو جانتا نہ ہو تو اپنے قیاس فاسد سے یہ نتیجہ اخذ کریگا کہ (معاذ اللہ) اگر خدا کو علم ہوتا تو کیونکر ابراہیم علیہ السلام کو آزماتا ہر نوع وہ پوری تقریر جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحریر کی وہی یہاں بھی نقل کر دے گا۔

یہ چند کلمات بطور نمونہ از خروارے دیوبندی مذہب سے منقول کہ
 دیوبندی مذہب کی بنیاد اور اصول دین توہین رسالت اور اللہ اور اس کے
 محبوبوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولوں کی تعظیم و
 تکریم ان کے مذہب میں کفر و شرک ہے۔

اللہ عزوجل اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے
 رشد و ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین۔ و ہنا نقبل منا انک انت السميع العليم
 و تمب علینا انک انت التواب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
 سلینا و مولینا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم اہنا "اہنا"۔

پنجشنبہ ۳ / ذیقعد ۱۴۱۷ ہجری مطابق ۱۳ / مارچ ۱۹۹۷ء

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئی، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان چاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص۔ ۳ از مولانا حسنین رضا)